بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ

(الحدیث)

چرخِ کہن اور فلکِ نیلگون نے کم ہی عبرت و موعظت کا ایسا کھلا اور واضح منظر دیکھا ہوگا جو ایران کے انقلاب اور شاہِ ایران کی جلاوطنی کی صورت میں سامنے آیا، قدرت کے قانونِ احتساب کی اس شدت و سنگینی کے بارے میں اس مغرور شخص کی طرح شاہِ ایران کو سان وگمان بھی نہ تھا، وہ اپنی سلطنت کو غیر فانی اور امر سمجھ بیٹھا تھا، اور جب کچھ عرصہ قبل اس نے عہدِ جاہلیت کی بنیادوں پر اپنی عجمی شہنشاہیت کا اڑھائی ہزار سالہ محل تعمیر کرنا چاہا اور جشن کے نام پر تجدیدِ جاہلیت کا ایک طوفان کھڑا کر دیا تو ہم نے اسی صادق و مصدوق نبی کریم علیہ السلام کے ارشاد ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ۔ کی روشنی میں اس کی شرمناک تباہی کا خدشہ ظاہر کیا اور آج دنیا نے دیکھا کہ جو اس صدی میں کسرویت کے نشاۃ ثانیہ کا علمبردار بن رہا تھا۔ فارس کا وہ کسریٰ ایک بار ہلاک ہوا اس لئے کہ کسرویت کیلئے فنا ہے۔ قیصریت کو اسلام نے ہمیشہ کیلئے پیوندِ خاک کر دیا ہے وہ جو گورِ دش کبیر کی طرح اربوں روپے سے اپنا دیوہیکل قبرستان کھڑا کرنے کی فکر میں تھا اسے اپنی سرزمین میں سر چھپانے کی جگہ نہیں مل رہی اور وہ دنیا میں مارا مارا پھر رہا ہے۔ اور جسے نظر اٹھا کر دیکھنے کی جرأت گستاخانہ پر آنکھیں پھوڑی جاسکتی تھیں آج اس کے مجسّے بھی سڑکوں پہ روندے جارہے ہیں ـــ العظمۃ للہ ـــ انّ فی ذلک لعبرۃً لمن یخشیٰ ـــ بیشک اس میں ڈرنے والوں کیلئے عبرت کا ایک بڑا سامان ہے ـــ جب گرفت و احتساب کی تلوار نیام سے باہر آتی ہے۔ تو کفر و ضلال کے بڑے سے بڑے حلیف اور امریکہ اور روس جیسی ساری قوتیں مجبور و بےبس بن کر رہ جاتی ہیں اور وہ بے آواز لاٹھی جب بولنے لگتی ہے تو آسمان و زمین تھرا اٹھتے ہیں ـــ چودھویں صدی کی اس عظیم ملوکیت اور شہنشاہیت کی تباہی مقدر تھی تو اس طبقہ کے ہاتھوں جسے رجعت پسند اور ملّا نے کہہ کہہ کر معاشرہ کا پست ترین اور زار و نحیف ٹولہ قرار دیدیا گیا تھا، گو

بارگاہِ خداوندی میں عزت وعظمت صرف اسی کے نام کے متوالوں اور اسی کے دین کے شیدائیوں کیلئے مخصوص ہے کہ : وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ مگر اپنے زعمِ باطل اور جھوٹے ترقی پسندی کے گھمنڈ میں مغرور انسانوں کا یہ خدا فراموش مغرب زدہ ٹولہ جن لوگوں کو انکار رفتہ سمجھ بیٹھا ہے چودھویں صدی کی ڈھلتی ہوئی شام انہی غرباء اسلام کو خلعتِ کامرانی وسرخروئی سے سرفراز کرکے رخصت ہونا چاہتی ہے۔ اور وہ جو حالات کے ہاتھوں ابابیل کی طرح لاچار و کمزور بنادئے گئے تھے ان ابابیلوں کے ذریعہ جاہلیت عصرِ حاضر کے عفریت پاش پاش کئے جا رہے ہیں کہ یہ لوگ اس ذات قدسی صفات نبی الرحمۃ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے نام لیوا ہیں کہ جس کی آمد پر ایوانِ کسریٰ میں زلزلہ آگیا تھا اور طاقِ کسریٰ کے چودہ کنگرے پیوستِ خاک ہوگئے تھے ، شام کے آتشکدوں کی آگ بجھ گئی تھی اور سماوہ کی ندی سوکھ گئی، اس نبی الرحمۃ کی امت نے جب بھی اس کے دین اس کی شریعت اس کے دستور العمل کا نام لیا تو فتح وکامرانی قدم چومنے لگی۔ ایرانی عوام نے شہنشاہیت کے مذہب بیزار طور طریقوں کے خلاف علمِ جہاد بلند کیا ہی تھا کہ چودہ سو سال بعد ایک بار پھر ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے زمین بوس ہوگئے اور تختِ طاؤس خاک میں مل گئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ فتوحات کا اسلامی سیلاب جب چودہ سو سال قبل خسرو پرویز کسریٰ فارس کی طرف بڑھنے لگا تو اس وقت کے چیف جسٹس نے خواب دیکھا کہ مضبوط اور تنومند اونٹ اور اونٹوں کے پیچھے عربی گھوڑے دجلہ کو عبور کرکے بلادِ عجم میں پھیل گئے ہیں اس خواب کی تعبیر صدیوں تک مجسم بن کر خدا فراموش اقوام کو دعوتِ فکر وموعظت دیتی رہی اور اب جب کہ فارس اپنی کسرویت کی طرف پلٹنے لگ گیا تھا تو ابرھہ کو خود اس کے اونٹوں نے روند ڈالا۔

پچھلے دو چار برسوں میں اس مختصر سے اقلیم ارضی یعنی تختیٔ برّاعظم ہند وپاک اور افغانستان و ایران میں انقلاباتِ جہاں کا کتنا واضح مگر بھیانک سلسلۂ عبرت ونصیحت ہے۔ جو شب ہائے ہجر یار کی مانند ختم ہی نہیں ہونے پا رہا کہ جب غفلت کی تہیں آہنی فولاد کی مانند دلوں پر جم جائیں تو قدرتِ تنبیہہ اور احتساب کے تیشوں کو بھی تیز سے تیز تر کردیتی ہے۔ بھارت کا نہرو خاندان یکایک اُجڑ گیا جو رانی اپنے بیٹے کو راجا بنانے کا سوچ رہی تھی وہ شرمناک رسوائی کے ساتھ راتوں رات کوچۂ اقتدار سے نکال دی گئی اسی اقلیم کا ایک طالع آزما شیخ مجیب الرحمان قانون مکافات کے شکنجہ میں آیا تو کوئی آنکھ آنسو بہانے والی نہ تھی اور پھر اسی ٹریڈ یونین کے چیمپئن ذوالفقار علی بھٹو جس نے خدا کی اس